کویت میں مشترکہ خلیجی ملٹری کمانڈ: محرکات اور مقاصد

تحریر: استاد احمد الخطوانی

(ترجمہ)

خلیج تعاون کونسل (GCC) کے رکن ممالک کے وزرائے دفاع کا اجلاس منگل، 10 نومبر 2026ء کو منامہ شہر میں منعقد ہوا۔ بحرین کے وزیرِ دفاعی امور اور موجودہ سیشن کے صدر لیفٹیننٹ جنرل عبداللہ بن حسن النعیمی کی صدارت میں ہونے والے اس اجلاس میں وزرائے دفاع نے ریاستِ کویت میں 'مشترکہ ملٹری کمانڈ' کے ایک ایڈوانسڈ ہیڈکوارٹر کے باقاعدہ آغاز اور اس کے لیے مناسب افواج کی تخصیص کا اعلان کیا۔ یہ اقدام خلیج تعاون کونسل کی مشترکہ دفاعی کونسل کے 23ویں اجلاس میں طے پانے والے فیصلوں کے تحت کیا گیا ہے۔

خلیج تعاون کونسل کے سیکرٹری جنرل جاسم البدیوی نے اس بات پر زور دیا کہ مشترکہ فوجی عمل کو خلیجی حکمرانوں کی مکمل توجہ، سرپرستی اور حمایت حاصل ہے۔ انہوں نے خطے میں رونما ہونے والی تیزی سے بدلتی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے اسے "ایران کی ظالمانہ جارحیت" سے تعبیر کیا، جس نے ان کے بقول خلیجی ممالک کو نشانہ بنایا اور کئی شہری تنصیبات و بنیادی ڈھانچے (Infrastructure) کو نقصان پہنچایا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے سعودی عرب پر حوثیوں کے حملوں کی شدید ترین الفاظ میں مذمت کی اور انہیں "غدارانہ حملے" قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ حملے مقدس مقامات کو نشانہ بناتے ہیں، جو ان کی حرمت اور مسلمانوں کے ہاں ان کے مقام کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے اور سعودی عرب کی سلامتی و بالادستی (Sovereignty) پر ننگا حملہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا: "ہم خلیجی ممالک کے مشترکہ مستقبل کے احساس اور اس پختہ موقف کی بنیاد پر کہ سعودی عرب کی سلامتی تمام خلیجی ریاستوں کی سلامتی کا ناقابلِ تنصیف حصہ ہے، اس بات کا اعادہ کرتے ہیں کہ خلیج تعاون کونسل کے ممالک سعودی عرب کے شانہ بشانہ ایک صف میں کھڑے ہیں، اس کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں اور اس کی سلامتی، استحکام، علاقائی سالمیت اور مقدس مقامات کے تحفظ کے لیے اٹھائے جانے والے ہر اقدام کی مکمل حمایت کرتے ہیں"۔

سعودی عرب کے وزیرِ دفاع نے کہا: "بحرین میں منعقد ہونے والا خلیج تعاون کونسل کی مشترکہ دفاعی کونسل کے 23ویں اجلاس کا انعقاد ہمارے ممالک کے درمیان باہمی ہمنوائی، تعاون اور ہم آہنگی کو جاری رکھنے کے مشترکہ عزم کی عکاسی کرتا ہے، تاکہ اپنی سلامتی اور استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے تمام تر چیلنجوں اور خطرات کا مقابلہ کرنے کے مقصد سے ہماری عسکری و دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط بنایا جا سکے"۔

اجلاس میں کی جانے والی تمام تقریریں سعودی عرب کا دفاع کرتی تھیں اور ایران و حوثیوں کی مذمت پر مبنی تھیں۔ اس سے یہ واضح طور پر سمجھ آتا ہے کہ اس اقدام کے پیچھے سعودی عرب کھڑا ہے اور خود سعودی عرب کے پیچھے امریکہ کا ہاتھ ہے۔

اس مشترکہ عسکری کمانڈ کے لیے کویت کا انتخاب اس کے جغرافیائی موقع محل کی وجہ سے کیا گیا ہے، کیونکہ یہ خلیج کے شمال میں واقع ہے اور عراق و ایران کے قریب ہے۔ اس کے علاوہ کویت کا خلیجی زمینی سرحدوں سے براہِ راست رابطہ ہے اور وہاں ایک بڑا امریکی زمینی اڈا بھی موجود ہے، جہاں 13 ہزار سے زائد امریکی پیادہ (Infantry) اور میرینز (Marines) کے اہلکار تعینات ہیں۔

یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ اس پیشرفتہ کمانڈ کے لیے کویت کے انتخاب سے عسکری ہم آہنگی کے انتظام اور خلیج کے شمالی محاذ پر پیش رفت کی نگرانی کے لیے ایک اضافی مرکز میسر آ سکتا ہے۔ اس سے امریکہ کے لیے یہاں لائی جانے والی افواج کو کنٹرول کرنا اور انہیں ہدایات دینا آسان ہو جائے گا۔

خلیج تعاون کونسل کے ممالک کی مشترکہ عسکری کمانڈ کوئی نیا فوجی ادارہ ہے اور نہ ہی کوئی نئی الگ فوج ہے، کیونکہ یہ 2013ء میں قائم کی گئی تھی اور اس کا مرکزی ہیڈکوارٹر ریاض میں واقع ہے۔ جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے، اس کا مقصد مشترکہ عسکری کارروائیوں میں ہم آہنگی پیدا کرنا اور رکن ریاستوں کی دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط بنانا

ہے۔ لہٰذا، اس تمام معاملے میں صرف کویت کو مشترکہ عسکری سرگرمیوں کا مرکز منتخب کرنے کا فیصلہ ہی نیا ہے، لیکن بہرحال یہ اقدام کسی مشترکہ خلیجی فوج کے قیام کے برابر ہرگز نہیں ہے۔

یہ فیصلہ ایران کے خلاف جنگ کے اثرات اور اس کے بعد خطے کی ریاستوں پر علاقائی کشیدگی کے اضافے کے تناظر میں سامنے آیا ہے، جس کے لیے ان کشیدگیوں سے ہم آہنگ ایک نئی عسکری پیشرفت کی ضرورت تھی۔ خلیج تعاون کونسل کے ممالک کا یہ نیا دفاعی کردار بنیادی طور پر امریکہ کی اس حکمتِ عملی کا نتیجہ ہے جس کے تحت وہ اپنی نگرانی میں خطے کے ممالک کو سیکیورٹی کا کردار سونپ رہا ہے، تاکہ اپنی افواج پر بوجھ کم کر سکے اور اپنی وزارتِ جنگ کے بجٹ کے اخراجات میں کمی لا سکے۔

اس طرح کویت میں اس مشترکہ کمانڈ کو بنانے کی بنیادی وجہ اسے امریکی فوج کے قریب رکھنا ہے، کیونکہ کویت میں امریکہ کی سب سے بڑی زمینی فوج موجود ہے۔ اس کے علاوہ تمام خلیجی ریاستوں کے ساتھ امریکہ کی عسکری موجودگی کی ایک طویل تاریخ ہے، جس میں ان تمام ممالک میں امریکی فوجی اڈے شامل ہیں۔

یہ بات سب کو معلوم ہے کہ کویت میں امریکی فوجی اڈا نہ صرف امریکی پیادہ اور زمینی افواج کا سب سے بڑا مرکز ہے، بلکہ وہ جدید ترین نگرانی اور پیشگی اطلاع دینے کے ذرائع (Early Warning Systems) کا بھی حامل ہے۔ یہ بات اس امر سے پوری طرح مطابقت رکھتی ہے کہ وہاں خلیجی زمینی افواج بھیجی جائیں تاکہ وہ براہِ راست امریکہ کی نگرانی میں کام کر سکیں۔

یہ حقیقت بھی واضح ہے کہ خلیج تعاون کونسل کی تمام چھ چھوٹی ریاستیں—بحرین، کویت، عمان، قطر، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات—امریکہ کی سینٹرل کمانڈ (US Central Command) کے زیرِ انتظام کام کرتی ہیں۔

پس اس اقدام کے اصل محرکات امریکہ کی اس نئی حکمتِ عملی کے تقاضوں سے مکمل ہم آہنگ ہونا ہے، جس کی رو سے اپنی سرپرستی میں خطے کی سیکیورٹی کے اخراجات اور بوجھ میں علاقائی ممالک کو بھی شریک کیا جانا ہے۔

جہاں تک مقاصد کا تعلق ہے، تو وہ خلیجی ریاستوں پر امریکہ کی عسکری گرفت کو مضبوط بنانا اور انہیں دیگر حریف عالمی طاقتوں کے قریب جانے سے روکنا ہے، کیونکہ خلیج کی تیل کی پیداوار اور عظیم الشان اسٹریٹجک اہمیت ایسی ہے جس سے امریکہ کسی صورت دستبردار نہیں ہو سکتا۔

جہاں تک اس کمانڈ کے قیام کے متوقع نتائج کا تعلق ہے، تو وہ یقیناً انتہائی معمولی اور بے اثر ہوں گے؛ کیونکہ ان ممالک کے پاس جنگ لڑنے کے لیے کوئی حقیقی افواج موجود نہیں ہیں۔ یہ ریاستیں محض نوآبادیاتی سرپرستی کی مرہونِ منت ہیں اور ان کی فوجیں چھوٹی اور کرائے کے اہلکاروں پر مشتمل ہیں، اس لیے وہ خود اپنا دفاع کرنے کے بھی اہل نہیں ہیں۔

ان مصنوعی طور پر قائم کی گئی چھوٹی ریاستوں کا حتمی اور بنیادی حل یہ ہے کہ انہیں ختم کیا جائے اور ریاستِ خلافت کے جسم میں ضم کر دیا جائے۔